يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۢ بِاِمَامِهِمْ ۚ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝۷۱

جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے پیشوا سمیت[1] بلائیں گے۔ پھر جن کا بھی اعمال نامہ دائیں ہاتھ میں دے دیا گیا وہ تو شوق سے اپنا نامۂ اعمال پڑھنے لگیں گے اور دھاگے کے برابر (ذرہ برابر) بھی ظلم نہ کیے جائیں گے۔[2] (۷۱)

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝۷۲

اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا' وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے بہت ہی بھٹکا ہوا رہے گا۔[3] (۷۲)

وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ ڰ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا ۝۷۳

یہ لوگ آپ کو اس وحی سے جو ہم نے آپ پر اتاری ہے بہکانا چاہتے کہ آپ اس کے سوا کچھ اور ہی ہمارے نام سے گھڑ گھڑا لیں' تب تو آپ کو یہ لوگ اپنا ولی دوست بنا لیتے۔(۷۳)

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـــًٔا قَلِيْلًا ۝۷۴

اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو بہت ممکن تھا کہ ان کی طرف قدرے قلیل مائل ہو ہی جاتے۔[4] (۷۴)

اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ۝۷۵

پھر تو ہم بھی آپ کو دوہرا عذاب دنیا کا کرتے اور دوہرا ہی موت کا'[5] پھر آپ تو اپنے لیے ہمارے مقابلے میں کسی کو مددگار بھی نہ پاتے۔(۷۵)

---

(۱) اِمَامٌ کے معنی پیشوا' لیڈر اور قائد کے ہیں' یہاں اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد پیغمبر ہے یعنی ہر امت کو اس کے پیغمبر کے حوالے سے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں' اس سے آسمانی کتاب مراد ہے جو انبیا کے ساتھ نازل ہوتی رہیں۔ یعنی اے اہل تورات! اے اہل انجیل! اور اے اہل قرآن! وغیرہ کہہ کے پکارا جائے گا۔ بعض کہتے ہیں یہاں "امام" سے مراد نامۂ اعمال ہے یعنی ہر شخص کو جب بلایا جائے گا تو اس کا نامۂ اعمال اس کے ساتھ ہو گا اور اس کے مطابق اس کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اسی رائے کو امام ابن کثیر اور امام شوکانی نے ترجیح دی ہے۔

(۲) فَتِيْلٌ اس جھلی یا تاگے کو کہتے ہیں جو کھجور کی گٹھلی میں ہوتا ہے یعنی ذرہ برابر ظلم نہیں ہو گا۔

(۳) أَعْمَىٰ (اندھا) سے مراد دل کا اندھا ہے یعنی جو دنیا میں حق کے دیکھنے' سمجھنے اور اسے قبول کرنے سے محروم رہا' وہ آخرت میں اندھا' اور رب کے خصوصی فضل و کرم سے محروم رہے گا۔

(۴) اس میں اس عصمت کا بیان ہے جو اللہ کی طرف سے انبیا علیہم السلام کو حاصل ہوتی ہے۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ مشرکین اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف مائل کرنا چاہتے تھے' لیکن اللہ نے آپ ﷺ کو ان سے بچایا اور آپ ﷺ ذرا بھی ان کی طرف نہیں جھکے۔

(۵) اس سے معلوم ہوا کہ سزا قدر و منزلت کے مطابق ہوتی ہے۔